© rasailojaraid.com

پیام

از جناب نہالؔ سیوہاروی

چشمِ جہاں کو وسعتِ جوشِ عمل دکھلائے جا
ارض و سما کے تاجدار، ارض و سما پہ چھائے جا
جتنا دبائے سختیٔ کوہِ گرانِ غم تجھے
مضحکۂ وجودِ غم اور بھی تو اُڑائے جا
جادۂ غم سے مُنہ نہ موڑ شانِ تہمتنی نہ چھوڑ
پیش ہی ہفتخواں تو ہو، تو بھی قدم بڑھائے جا
رزمگۂ جہاں میں ہے داخلِ مرگ خامشی
اے دلِ زندہ چُپ نہ رہ نغمۂ نو سُنائے جا
ہاں یونہی دادِ ظلم دے چرخِ جفا شعار کو
ہاں یونہی مسکرائے جا، ہاں یونہی گنگنائے جا
خمکدۂ حیات ہے کس کے لیے، ترے لیے
خمکدۂ حیات سے جامِ طرب اُڑائے جا
جس میں نہ ہو جفا کشی ننگ ہے وہ شناوری
سیلیٔ موج سے نہ ڈر، سیلیٔ موج کھائے جا
حکمتِ تازہ تر سے ہو کاشفِ رازِ زندگی
انجمنِ حیات کو مشعلِ نو دکھائے جا
ساقیٔ ارتقا، ہنوز تشنہ ہے بزمِ روزگار
اور ابھی پلائے جا اور ابھی لنڈھائے جا
لحظہ بہ لحظہ فاش کر دل کے حقائقِ نہاں
ساغرِ گل کو اپنے تو ساغرِ جم بنائے جا
ہونگی اسی طرح سے طے منزلیں اوج کی تمام
رفعتِ مہر و ماہ کو فرشِ قدم بنائے جا
جس کی نوا سے جھوم جائے دہر وہ سازِ عشق ہے
ہاں اسی سازِ عشق سے عقل کے ہوش اُڑائے جا
کیا نہیں جانتا ہے تو غایتِ انقلاب کو
تجھ سے یہ کہہ کے کیا کہوں نقشِ کہن مٹائے جا
ہو وہ حجاب یا نمود دونوں ادائیں ہیں تری
پردہ کبھی گرائے جا، جلوہ کبھی دکھائے جا

تجھ سے زمینِ شعر ہے غیرتِ صد ارم نہالؔ
صورتِ ابرِ نو بہار پھول یونہی کھلائے جا

© rasailojaraid.com